طبائع میں شوریدگی و آوارگی پیدا ہوگئی تھی۔ فحش و ظلم اور طغیان و عصیان کا طوفان نمودار ہوگیا تھا مائیں اپنے بیٹوں کے عشق کا شکار بنیں اور صاحب تخت و تاج شہزادیاں اپنے افسران فوج کے جذبات حیوانی سے تختہ ہائے موت پر شائی گئیں محرمات ابدیہ کو محصنات اولیہ بنائے جانے کے دلائل منتخب کئے گئے اور شیرویہ جیسے ناخلف پسر نے جوش بہیمیت میں باپ کا شکم چاک کرکے شیریں پر قبضہ کیا اور بھی ہر طرح کی برائی اس قوم میں موجود تھی۔

الغرض تمام عالم پر سخت تاریکی چھائی ہوئی تھی اور ان ضلالتوں کے دور کرنے میں وہ کتابیں جو دنیا میں پہلے سے نازل شدہ تھیں ناکافی ثابت ہوچکی تھیں۔ ان تمام عالم کے بگڑے ہوئے آدمیوں پر تو کیا اثر ہوتا کہ خود وہی قوم جس میں اس کا نزول ہوا تھا دائرہ اطاعت میں نہ رہی تھی اسلئے ضرورت تھی ایک ایسی متبرک کتاب کی جسمیں تمام عالم کی اصلاح کی طاقت اور تمام کتابوں کو اپنے اندر جمع کرنیکی قابلیت موجود ہو اور بلحاظ اپنی مجموعی شان کے دیگر اوراق پریشان سے دنیا بھر کو مستغنی کردے ہاں جسطرح سخت گرمی اور حبس کے بعد باران رحمت کا نزول ہوتا ہے جسطرح رات کی سخت تاریکی کے بعد خورشید نور افروز طلوع ہوتا ہے اسی طرح تمام دنیا پر پھیلی ہوئی ضلالت مظلمہ ہی نے قرآن مجید کے نور مبین کی ضرورت افراد عالم کے دل و دماغ میں ثابت و محسوس کرادی تھی چنانچہ جب اس کا نزول صفحہ ہستی پر شروع ہوا۔ اسی وقت سے اقوام عالم کو اپنی صحیح رہنمائی و پیشوائی کا یقین دلاتے ہوئے ظلمت کدہ سے نکال کر بقعۂ نور کی طرف لانے لگا اور اپنے حق ہونے کا دعویٰ بصورت تحدی بایں الفاظ پیش کیا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شہداءکم من دون اللہ ان کنتم صادقین ہ مگر اس چیلنج پر لبیک کہنے کی کسی کو تاب نہ تھی حالانکہ بڑے بڑے فصحاء بلغاء شعراء موجود تھے۔ آخر اس کی حقیقت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہوئے اور اس کی اشاعت و مقبولیت کی راہ میں دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت بھی سد راہ نہ بن سکی بلکہ جو اس کے مقابلہ میں آئی وہ ٹکر کھاکر پاش پاش ہوکر رہ گئی۔ اور دنیا کے سامنے جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا کی وہ سچی تصویر پیش کی جسکو دیکھکر دنیا ششدر و حیران رہ گئی۔ مختصر یہ کہ قرآن کی حقیقی ضرورت ہدایت عالم تھی جیسا کہ ھدی للناس سے ظاہر ہے چنانچہ قرآن نے بدرجہ اتم یہ ضرورت پوری کردی اور قیامت تک اقوام عالم کی فلاح و بہبود ہدایت و سعادت کو ببانگ دہل پیش کرتا رہے گا۔ جو قوم اس کے اصول پر چلیگی وہی اس کی ضرورت پاکر بہترین نتائج سے مشرف ہوگی۔

مساوات

(از حافظ عبدالحلیم صاحب پرتاب گڈھی متعلم جماعت ثانیہ دارالحدیث رحمانیہ)

برادران اسلام۔ چھٹی صدی عیسوی کے آغاز اور اس کے قبل دنیا نے کفر و ظلمت وحشت و بربریت میں پھنسکر ایک دوسرے کے حقوق پامال و ضائع کردئے تھے اور ایسے ایسے اصول و قوانین منضبط کئے تھے جو مساوات عامہ کے بالکل خلاف و ناموافق تھے۔ اگر کوئی کم درجہ کا انسان عالی مرتبہ انسان کے قریب بیٹھ جاتا تو اس کے ساتھ یہ طریقہ برتا جاتا تھا کہ اس کے